امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عبادت

27-August-2020

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Brothers)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سُنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتَّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں جائز ہوں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہیے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھاپی یا سوسکتا ہے)

دُرودِ پاک کی فضیلت

اللہ پاک کے آخری نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:

اَوْلَی النَّاسِ بِیْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ اَکْثَرُھُمْ عَلَیَّ صَلَاۃً

قِیامت کے دن لوگوں میں سب سے زیادہ میرے قریب وہ ہو گا، جو سب سے زیادہ مجھ پر دُرود شریف پڑھتا ہو گا۔ (ترمذی، ابواب الوتر، باب ماجاء فی فضل الصلاۃ...الخ، ۲/۲۷، حدیث: ۴۸۴)

حکیمُ الاُمّت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: قِیامت میں سب سے آرام میں وہ ہو گا، جو حُضور (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم) کے ساتھ رہے اور حُضور (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم) کی ہَمراہی نصیب ہونے کا ذریعہ دُرود شریف کی کثرت ہے۔ اس سے معلوم ہوا! دُرُود شریف بہترین نیکی ہے کہ تمام نیکیوں سے جنت ملتی ہے اور اس سے بَزمِ جنّت کے دُولہا (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم) ملتے ہیں۔ (مرآۃ المناجیح، ۲/۱۰۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! اللہ پاک کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (1)

اہم نکتہ: نیک اور جائز کام میں جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

☆علم دین حاصل کرنے کے لیے نگاہیں نیچی کئے توجہ سے بَیان سُنوں گا۔ ☆عِلمِ دِین کی تَعظیم کے لیے جب تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ☆صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰه، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰه وغیرہ سُن کر ثواب کمانے کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ☆اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 . . . معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی . . . الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

اے عاشقانِ اہلِ بیت! مُحَرَّمُ الْحَرام کا مبارک مہینا تشریف لاچکا ہے، اس مبارک مہینے کو شہیدانِ کربلا اور بالخصوص اِمامِ عالی مَقام حضرت اِمام حُسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے ساتھ ایک خاص نسبت حاصل ہے، اسی مناسبت سے آج کے بیان میں ہم امامِ حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے تقویٰ وپرہیز گاری، صدقہ وخیرات، فضائل ومناقب، شان وعظمت، آقا کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی آپ سے محبت اور بالخصوص (Specially) آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی عبادت کا ذوق وشوق، عبادت کے واقعات سُنیں گے۔

آیئے! سب سے پہلے ایک ایمان افروز واقعہ سنتے ہیں، چنانچہ

محبتِ امامِ حسین کا اجر

حضرت علامہ عبدُ الرَّحْمٰن ابنِ جوزی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ عَمرو بن لَیث کے سامنے اس کی تمام فوج کو جمع کیا گیا، عَمرو بن لَیث نے جب اپنی فوج کی یہ کثرت دیکھی تو رو پڑا اور دل ہی دل میں کہنے لگا، اے کاش! حضرت امامِ حُسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی شہادت کے وقت میں وہاں موجود ہوتا اور میرے پاس اتنی فوج ہوتی تو میں اپنی جان، شان وشوکت اور ساری فوج کو ان پر قربان کر دیتا۔ اس زمانے کے کسی ولی کو خواب میں حضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زیارت ہوئی، تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: عَمرو بن لَیث سے کہہ دو کہ اس کے دل میں جو خیال آیا ہے ہمیں اس کی خبر ہے اور ہم نے اس کے ارادے کو قبول کر لیا ہے، اللہ کریم تمہیں اس ارادے اور اس خیال پر اجرِ عظیم عطا فرمائے۔ جب خواب دیکھنے والے نے عَمرو بن لَیث کو یہ خوش خبری سنائی تو وہ خوشی سے جھوم اُٹھا اور اس کی آنکھوں سے آنسوؤں کی جھڑی لگ گئی۔ (بستان الواعظين، مجلس في فضل يوم عاشوراء وماجاء فيه، ص ٢٤٠ ملتقطا)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ امامِ حسین! آپ نے سُنا کہ جو خوش نصیب اپنی شہرت اور مقام و مرتبے کی پروا کئے بغیر صرف دل میں رِضائے الٰہی اور رضائے مُصْطَفٰے حاصل کرنے اور آپ صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی نسبت و شرافت کے سبب حضرت امامِ حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے عقیدت و محبت کا اظہار کرے، اپنے دل میں ان کی خدمت کرنے کی تمنا بسائے تو اس خوش قسمت پر پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا ضرور کرم ہوتا ہے جیسا کہ بیان کردہ واقعے میں ہم نے سنا کہ اپنے ایک غلام کے خواب میں تشریف لا کر عَمْرو بن لَیْث کے لئے خوشخبری ارشاد فرمائی اور اس کے دل میں آنے والے خیال (Opinion) کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمایا۔ اس کے علاوہ عَمْرو بن لَیْث پر محبتِ امامِ حُسین کے سبب مزید اور کیا فضل و کرم ہوا، آیئے! سنتے ہیں، چنانچہ

محبتِ امامِ حُسین کی وجہ سے مغفرت ہوگئی

خُراسان کے حاکم عَمْرو بن لَیْث کو انتقال کے بعد کسی نے خواب میں دیکھ کر پوچھا: اللہ پاک نے تیرے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ اس نے کہا: اللہ کریم نے مجھے بخش دیا، پوچھا کس سبب سے؟ اس نے کہا: ایک مرتبہ میں پہاڑ سے اپنے لشکر کی کثرت دیکھ کر خوش ہو رہا تھا تو میں نے تمنا کی کاش! میں اُس وقت میدانِ کربلا میں ہوتا، جب یزیدی لشکر امامِ حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اور دیگر اہلِ بیتِ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُم اجمعین پر ظلم و ستم کر رہے تھے تو میں آپ کی کچھ خدمت کر سکتا۔ تو ربِّ کریم نے اِسی نیت کے سبب میری مغفرت فرمادی۔ (مدارج النبوت، باب نہم ذکر حقوق آنحضرت، ۱/۳۰۵ ملخصا)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ صحابہ واہلِ بیت! یہ حقیقت ہے کہ جو شخص اپنے دل میں محبتِ اہلِ بیت کو بسالیتا ہے وہ دنیا و آخرت کی برکتوں سے حصہ پالیتا ہے کیونکہ اَہلِ بیتِ کرام رَضِیَ اللہُ عَنۡھُم اجمعین سے محبت کرنا ایسا ہی ہے جیسے پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے محبت کرنا۔ اَہلِ بیتِ کرام کی محبت دنیا و آخرت کی بے شمار بھلائیاں پانے اور شفاعتِ مُصۡطَفٰے حاصل ہونے کا ذریعہ ہے، جیسا کہ رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالیشان ہے: جو شخص وَسیلہ حاصل کرنا چاہتا ہے اور یہ چاہتا ہے کہ میری بارگاہ میں اس کی کوئی خدمت ہو، جس کے سبب میں قیامت کے دن اس کی شفاعت کروں، اُسے چاہئے کہ میرے اَہلِ بیت (عَلَیۡھِمُ الرِّضۡوَان) کی خدمت کرے اور اُنہیں خُوش کرے۔(برکاتِ آلِ رسول، ص ۱۱۰)

اے عاشقانِ اہلبیت! ہمیں چاہئے کہ ہم بھی اَہلِ بیتِ کرام عَلَیۡھِمُ الرِّضۡوَان اور بالخصوص حضرت امامِ حسین رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ کی غلامی کا پٹا اپنے گلے میں ڈال کر ان کی سیرتِ طیبہ کے روشن پہلوؤں پر عمل کریں، اِن مقدّس ہستیوں کا نہایت اَدب واِحترام کریں، ان کی خُوشی کو اپنی خُوشی اور ان کے غم کو اپنا غم سمجھیں، ان سے دِل وجان سے محبت کریں، کیونکہ آقا کریم صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ حضراتِ حسنینِ کریمین سے بے پناہ محبت فرماتے تھے، چنانچہ

حضراتِ حسنینِ کریمین سے محبت

حضرت ابو ایوب انصاری رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ فرماتے ہیں: میں اللہ پاک کے آخری نبی صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو حضراتِ حسنینِ کریمین رَضِیَ اللہُ عَنۡھُما آپ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی گود میں کھیل رہے تھے۔ میں نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا آپ اِن سے محبت

کرتے ہیں؟ حسنین کے نانا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: میں ان سے محبت کیوں نہ کروں، حالانکہ یہ میرے دو(2) پھول ہیں جن کی مہک میں سونگھتا ہوں۔ (معجم کبیر، ۱۵۵/۴، حدیث: ۳۹۹۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ امام حُسین! ربِّ کریم نے حضرت امامِ حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو بہت سی خصوصیات اور شان و عظمت سے نوازا تھا، آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی عبادت و ریاضت اور تقویٰ و پرہیز گاری کے واقعات سننے سے پہلے آپ کا مختصر ذکرِ خیر اور تعارف(Introduction) سنتے ہیں، چنانچہ

نواسۂ رسول کا مختصر تعارف

☆**حضرت امامِ** حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی پیدائش 5 شعبان 4 ہجری کو مدینے شریف میں ہوئی۔ ☆ آپ کا نام نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ''حُسین'' اور ''شبیر'' رکھا۔ ☆ آپ کی کُنْیت ''ابو عبدُ اللہ'' اور لَقب ''سِبْطُ رَسُوْلِ اللّٰہِ (یعنی نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نَواسے)'' اور ''رَیْحَانَۃُ الرَّسُوْل'' (یعنی رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پھول) ہے۔ ☆ آپ جنّتی نوجوانوں کے سردار ہیں۔ (سیر اعلام النبلاء، الحسین الشھید...الخ، ۴/۴۰۲۔۴۰۴ ملتقطا) ☆ نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے کان میں اذان دی۔ (کنز العمال، حصہ: ۱۶، ۸/۲۵۲، حدیث: ۴۵۹۹۳) ☆ آپ نہایت سخی اور نیک خصلت تھے۔ ☆ آپ نے کئی حج پیدل کئے۔ حضرت مُصعب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: حضرت امامِ حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے مدینے شریف سے پیدل چل کر (25) حج کئے۔ (اسد الغابة، رقم: ۱۱۷۳، الحسین بن علی، ۲/۲۸ ماخوذا) ☆ آپ نے رسولِ انور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور اپنے والدِ ماجد اَمیرُ المؤمنین حضرت علی، شیرِ خدا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے علمِ دین کا بہت سا خزانہ پایا۔ ☆ آپ کی علم سے بھرپور گُفتگو (Discourse) ایسی دلکش ہوتی تھی کہ لوگوں کی یہ خواہش ہوتی کہ آپ خاموش نہ بیٹھیں بلکہ علم و

حِکمت کے خزانے لُٹاتے ہی رہیں۔☆آپ نے اپنے نانا جان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، اپنے والدِ محترم، والدۂ مُحترمہ اور اَمیرُ المؤمنین حضرت عمرفاروقِ اعظم عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے اَحادیث سُنیں اور بیان کیں۔ ☆آپ کا مستقل عِلمی حلقہ مسجدِ نَبوی میں لگتا جس میں آپ لوگوں کو شرعی مسائل سے آگاہ فرماتے تھے۔☆آپ کی شہادت 10 محرم الحرام 61 ہجری کو میدانِ کربلا میں ہوئی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

امامِ حُسین کی عبادت

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! حضرت امامِ حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی سیرتِ طیبہ کے روشن پہلوؤں سے معلوم ہوا! آپ ہر وصف میں اپنی مثال آپ تھے، لیکن یہ اوصاف آپ کو اپنے ہی گھر سے تربیت میں ملے تھے۔ آپ کا گھرانہ وحی و اِلہام کا مرکز اور علم و عرفان کا چشمہ تھا، رشکِ کائنات اور مرکزِ تجلیات تھا، آپ کا گھرانہ عبادت و ریاضت اور سخاوت کا مرکز تھا، آپ کا گھرانہ زُہد و تقویٰ اور پرہیز گاری کا سرچشمہ تھا، غریبوں کی حاجت روائی اور غم کے ماروں کا سہارا تھا، آپ کو تو بچپن میں تعلیم و تربیت کا ایسا بابرکت نورانی وروحانی ماحول نصیب ہوا کہ اللہ پاک کے آخری نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی گود سے تربیت ملی اور حضور نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا خاص فیضان عطا ہوا، یہی وجہ تھی کہ **حضرتِ امام حسین** رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ علم و فضل میں یکتا تھے، اِیثار و توَکُّل والے تھے، بہادری میں بے مثال تھے، تقویٰ و پرہیز گاری کے مالک تھے، صدقہ و خیرات کے بے مثال نمونہ تھے، ہر حال میں صبر و شکر کے عادی تھے، بھلائی کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے تھے، عبادت و رِیاضت کی کثرت کرنے والے تھے، فرائض کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ نفل عبادات اور کثرت سے تلاوتِ قرآن کے

شوقین تھے، یہاں تک کہ بہت سی روایتوں میں آپ کی عبادت و ریاضت، نفل نمازوں اور بھلائی کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کا تذکرہ ملتا ہے۔ آیئے! آپ کی عبادت کے متعلق (2) روایات سنتے ہیں، چنانچہ

نماز و روزے کے پابند

1. علامہ ابنِ اثیر جزری رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ فرماتے ہیں: **کَانَ الۡحُسَیۡنُ رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ فَاضِلاً کَثِیۡرَ الصَّوۡمِ وَالصَّلٰوۃِ وَالۡحَجِّ وَالصَّدَقَۃِ وَاَفۡعَالِ الۡخَیۡرِ جَمِیۡعِھَا** یعنی حضرت امامِ حُسین رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ کثرت سے نماز پڑھتے، روزہ رکھتے، حج کرتے، صدقہ و خیرات کرتے اور تمام بھلائی کے کاموں میں حصہ لیتے تھے۔ (اسد الغابۃ، رقم: ۱۱۷۳، الحسین بن علی، ۲/۲۸)
2. آپ کے شہزادے حضرت امام زین العابدین رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ نے بیان فرمایا: میرے والدِ گرامی حضرت امامِ حُسین رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ دن اور رات میں ہزار (1000) رکعت نوافل ادا فرمایا کرتے تھے۔ (عقد الفرید، باب من کلام الزھاد و أخبار العباد، ۳/۱۱۴ مختصرا)

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ امامِ حسین! آپ نے سُنا کہ **حضرت امام حسین** رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ عبادت کا کس قدر ذوق و شوق رکھتے تھے، فرض روزوں کے علاوہ نفل روزے بھی کثرت سے رکھتے تھے، کثیر نوافل ادا کرتے تھے، کثرت سے صدقہ و خیرات کرتے تھے، نیک اعمال بجالاتے تھے، حج کی ادائیگی کے شوقین تھے۔ اَلۡغَرَض! حضرت امام حسین رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ اپنی زندگی کے دن رات ربِّ کریم کی فرمانبرداری اور عبادت و ریاضت میں گزارتے اور کوئی لمحہ (Moment) فضولیات میں نہ گزارتے بلکہ ہر وقت دل یادِ خدا میں

مصروف رہتا تو زبان ذکرِ خُدا سے تَر رہتی، گویا آپ اُٹھتے بیٹھتے، چلتے پھرتے، کھاتے پیتے، سوتے جاگتے، ہر حالت میں اور ہر وقت ربِّ کریم کا ذِکر کرتے، خصوصاً نماز کی ادائیگی کا بے حد خیال فرماتے اور بڑے ذوق و شوق سے نماز ادا فرماتے، کیونکہ نماز کی تعلیم تو بچپن ہی میں نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے حاصل ہوئی تھی، یہ تربیتِ مصطفے کا ہی فیضان تھا کہ آپ فرض نمازوں کے ساتھ ساتھ نوافل کی بھی بہت زیادہ کثرت فرماتے تھے۔

سُبْحٰنَ اللہ! قُربان جایئے! نواسۂ رسول **حضرت امام حُسین** رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی عبادت و ریاضت کے ذوق و شوق پر کہ جنّتی نوجوانوں کے سردار ہیں، بلند مرتبہ صحابی ہیں، اَمیرُالمؤمنین حضرت علی، شیرِ خدا رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے شہزادے ہیں، حضرت بی بی فاطمہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کے جگر کے ٹکڑے ہیں، مالکِ جنت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نواسے ہیں، اَہلِ بیتِ مُصطفٰے میں شامل ہیں اور اہلِ بیتِ کرام کی شان یہ ہے کہ آقا کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: کوئی بندہ کامل مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ مجھے اپنی جان سے بڑھ کر نہ چاہے اور میری ذات اسے اپنی ذات سے بڑھ کر محبوب نہ ہو اور میری اولاد اس کو اپنی اولاد سے زیادہ پیاری نہ ہو اور میرے اہلِ بیت اسے اپنے گھر والوں سے بڑھ کر پیارے اور محبوب نہ ہو جائیں۔ (شعب الایمان، باب فی حب النبی، ۲/۱۸۹، حدیث:۱۵۰۵)

حضرتِ امام حُسین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ صحابۂ کرام میں شامل ہیں اور صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی شان یہ ہے کہ رسولِ انور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تمہارا پہاڑ بھر سونا خیرات کرنا میرے کسی صحابی کے سَوا سیر جَو خیرات کرنے بلکہ اُس کے آدھے کے برابر بھی نہیں ہو سکتا۔" (بخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی، باب قول النبی لو کنت متخذا خلیلا، ۲/۵۲۲، حدیث: ۳۶۷۳)

ان تمام فضائل کے باوجود حضرت امام حسین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کا حال یہ ہے کہ فرائض کے ساتھ ساتھ

نفل عبادت کی کثرت فرمارہے ہیں۔ اب ذرا ہم اپنے بارے میں غور کریں کہ کیا ہم **فرض نماز** بھی پڑھتے ہیں ؟، فرض روزے بھی رکھتے ہیں ؟، زکوٰۃ اس کے شرعی اُصولوں کے مطابق دیتے ہیں ؟، اللہ پاک کو راضی کرنے والے کاموں پر عمل کرکے زندگی گزار رہے ہیں ؟ طاقت ہونے کے باوجود شرعی اُصولوں کے مطابق فرض حج بھی کیاہے کہ نہیں ؟افسوس! ہماری تو فرض نمازوں کے معاملے میں سستیاں مُسلسل بڑھتی جارہی ہیں، کانوں میں اَذان کی آواز آتی ہے مگر ہم اپنے کام کاج کی مصروفیات کا بہانہ بناکر یا پھر سُستی کی وجہ سے نماز قضا کرڈالنے میں شرم محسوس نہیں کرتے، جبکہ گُناہ کرنے کیلئے ہماری سُستی فوراً چُستی میں بدل جاتی ہے۔ بعض تو ایسے بھی من چلے اور منہ پھٹ ہوتے ہیں کہ جب اُن کو دِین کا درد رکھنے والا کوئی اسلامی بھائی سمجھاتے ہوئے، نیکی کی دعوت دے اور نماز پڑھنے یا قضا نمازیں ادا کرنے کی ترغیب دِلائے تو کہتے ہیں: **"اِنْ شَآءَاللہ اگلے جمعہ سے دوبارہ نمازیں پڑھنا شُروع کریں گے یارَمضان سے باقاعدہ نمازوں کا اہتمام کریں گے۔"** یوں کسی قسم کی شرم و جِھجک کئے بغیر بڑی بہادری کے ساتھ **مَعَاذَاللہ** اس بات کا گویا اِقرار کررہے ہوتے ہیں کہ ہم نمازیں چھوڑنے کا یہ گناہ جُمعہ کے دن تک یا رمضانُ المبارک تک مسلسل جاری رکھیں گے۔شاید یہی وجہ ہے کہ آج ہمارے گھروں میں اِتّفاق نہیں، آئے دن لڑائی جھگڑے معمول بن گئے ہیں، ہر ایک رِزق میں بے برکتی کی وجہ سے پریشان (Worried) ہے، ہر ایک دوسرے سے ناراض نظر آتا ہے، کہیں والدین اپنی نافرمان اولاد سے بیزار ہیں، تو کہیں بھائی بھائی کے درمیان نااِتّفاقیاں پیدا ہورہی ہیں۔

بچوں کی اچھی تربیت کریں

اے عاشقانِ رسول! شاید اس کی وجہ یہی ہے کہ ہم اللہ پاک اور اس کے آخری نبی صَلَّی اللہُ

عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے فرامین پر عمل چھوڑ کر دن رات ان کی نافرمانی والے کاموں میں مشغول ہو گئے، نہ صرف خُود نمازوں سے دُور ہوئے بلکے ہمارے بچے اور گھر والے بھی نمازوں سے دُور ہوتے جارہے ہیں اور ہم اپنے بچوں کی اچھی تربیت نہیں کرتے، انہیں نمازوں کا ذہن بھی نہیں دیتے، حالانکہ ہمیں بچوں کی اچھی تربیت کرنی اور بچپن ہی سے انہیں نمازوں کا ذہن دینا چاہیے۔

یاد رکھئے! اگر بچوں کو بچپن ہی میں ناجائز و حرام کاموں سے بچا کر ان کی اچھی تربیت پر توجہ دی جائے تو دنیا و آخرت میں کامیابی ان کا مقدر بنے گی، جیسا کہ حضرت امامِ حُسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی بچپن میں اچھی تربیت ہوئی تو آپ بے شمار خوبیوں والے ہو گئے، لہٰذا والدین پر لازم ہے کہ بچوں کی اچھی تربیت کریں کہ کل بروزِ قیامت اس بارے میں پوچھا جائے گا، چنانچہ

حضرت عبدُ اللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا نے ایک شخص سے فرمایا: اپنے بچے کی اچھی تربیت کرو کیونکہ تم سے تمہاری اولاد کے بارے میں پوچھا جائے گا کہ تم نے اس کی کیسی تربیت کی اور تم نے اسے کیا سکھایا۔ (شعب الایمان، باب فی حقوق الاولاد والاهلین، ۶/۴۰۰، حدیث: ۸۶۶۲)

والدین پر اولاد کے جو حقوق اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ نے بیان فرمائے ہیں، ان میں سے چند حقوق پیشِ خدمت ہیں: (1) زبان کھلتے ہی اللہ اللہ پھر پورا کلمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ پھر پورا کلمۂ طیبہ سکھائے۔ (2) جب تمیز آئے اَدب سکھائے، کھانے، پینے، ہنسنے، بولنے، اُٹھنے، بیٹھنے، چلنے، پھرنے، حیا، لحاظ، بزرگوں کی تعظیم، ماں باپ، اُستاذ اور دُختر (یعنی بیٹی) کو شوہر کے بھی اِطاعت کے طُرُق (یعنی طریقے) و آداب بتائے۔ (3) قرآنِ مجید پڑھائے۔ (4) استاذ نیک، مُتّقی، صحیح العقیدہ، سِنّ رسیدہ (بڑی عمر والے) کے سِپُرد (حوالے) کر دے اور دُختر (بیٹی) کو نیک پارسا (پاک دامن) عورت سے

پڑھوائے۔(5)بعد ختمِ قرآن ہمیشہ تلاوت کی تاکید رکھے۔(6)عقائدِ اسلام و سنّت سکھائے کہ لوحِ سادہ فطرتِ اسلامی و قبولِ حق پر مخلوق ہے (یعنی چھوٹے بچے فطرتِ اسلام پر پیدا کیے گئے ہیں یہ حق کو قبول کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں لہٰذا) اس وقت کا بتایا پتھر کی لکیر ہو گا۔(7)حضورِ اقدس،رحمتِ عالم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی محبت و تعظیم ان کے دل میں ڈالے کہ اصلِ ایمان و عینِ ایمان ہے۔(8)حضور پُرنور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے آل و اَصحاب و اولیاء وعُلَما کی محبت و عظمت تعلیم کرے کہ اصلِ سنّت و زیورِ ایمان بلکہ باعثِ بقائے ایمان ہے۔(9)سات برس (7 Years) کی عمر سے نماز کی زبانی تاکید شروع کر دے۔(10)علمِ دِین خُصوصاً وُضو، غُسل، نماز و روزہ کے مَسائل،تَوَکُّل، قناعت،زُہد،اِخلاص،تواضع(عاجزی)، اَمانت،صِدْق(سچائی)، عدل(انصاف)،حیا،سلامتِ صُدُور و لسان(یعنی سینوں اور زبان کی سلامتی)وغیرہا خوبیوں کے فضائل،حِرْص و طَمَع(لالچ)،حُبِّ دُنیا(دنیا کی محبت)،حُبِّ جاہ(عزت و شہرت کی محبت)،رِیا (دکھلاوا)،عُجب(اپنے آپ کو بہتر سمجھنا)،تکبُّر،خِیانت،کِذب(جھوٹ)،ظُلم، فحش(بے حیائی کی باتیں اور کام)، غیبت،حسد،کینہ وغیرہا بُرائیوں کے رَذائل پڑھائے۔(11)خاص پسر(یعنی بیٹے)کے حقوق سے یہ ہے کہ اسے لکھنا، پیرنا(یعنی کسی فن میں ماہر ہونا)،(12)سورۂ مائدہ کی تعلیم دے۔(13)خاص دُختر(یعنی بیٹی) کے حقوق سے یہ ہے کہ اس کے پیدا ہونے پر ناخوشی نہ کرے بلکہ نعمتِ اِلٰہیہ جانے، اسے سینا، پرونا، کاتنا، کھانا پکانا سکھائے اور سورۂ نور کی تعلیم دے۔(فتاویٰ رضویہ،۲۴/ ۴۵۲تا۴۵۵ملخصاً)

یاد رکھئے!اگر ہم نے اپنے بچوں کی اصلاح کی کوشش نہ کی اور ان کو نماز، روزے کا پابند نہ بنایا تو قیامت کی رُسوائی(Disgrace)کے ساتھ ساتھ دنیاوی نقصان یہ ہو گا کہ یہ بڑے ہو کر ہماری بات نہیں مانیں گے،ہمیں آنکھیں دکھائیں گے اور آئے دن ہماری پریشانیوں میں اضافے کا سبب بنتے رہیں گے

لیکن اس وقت سوائے پچھتاوے کے کچھ ہاتھ نہیں آئے گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

تلاوتِ قرآن کا جذبہ

اے عاشقانِ امام حسین! جس طرح حضرت امامِ حُسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو کثرتِ عبادت کا ذوق و شوق تھا اور آپ کثرت سے نوافل ادا فرماتے تھے، اسی طرح آپ کو کثرت سے تلاوتِ قرآن کرنے کا بھی بہت ہی زیادہ شوق تھا، آیئے! آپ کی کثرت سے تلاوتِ قرآن کے متعلق سنتے ہیں، چنانچہ حضرت اِمام شَعبی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: **رَاَیْتُ الْحُسَیْنَ یَتَخَتَّمُ فِیْ شَھْرِ رَمْضَان** یعنی میں نے دیکھا کہ حضرت امامِ حُسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ رَمَضانُ المبارک میں مکمل قرآنِ مجید ختم فرمایا کرتے تھے۔

(سیر اعلام النبلاء، الحسین بن علی، ۴/۴۱۰)

قرآن کے باعمل عالِم

حضرت امامِ حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قرآن کے عالِمِ باعمل، تقویٰ و پرہیز گاری کے پیکر، خوفِ خُدا رکھنے والے اور صاحبِ سخاوت تھے۔ (شہادت نواسہ سید الابرار، ص ۳۷۴ ملخصاً)

تلاوتِ قرآن اور نماز سے محبت

اے عاشقانِ امام حُسین! حضرت امامِ حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی قرآنِ کریم اور نمازوں سے محبت کا اندازہ اس بات سے لگایئے کہ 9 مُحَرَّمُ الْحَرام کو جب یزیدیوں کے ساتھ صلح کی اُمید ختم ہوگئی تو آپ نے اپنے بھائی سے فرمایا: کسی طرح یہ لڑائی کل تک مؤخّر ہوجائے اور آج کی رات ہمیں

عبادتِ الٰہی کے لئے مل جائے تو بہتر ہے۔ اگر موقع مل جائے تو آج کی رات نماز، دعا اور اِستِغفار میں گزاریں کیونکہ مجھے ربِّ کریم کی رضا کے لئے نماز اور تلاوتِ قرآن سے محبت ہے اور کثرت کے ساتھ دعا اور اِستِغفار میرا معمول ہے۔(الکامل فی التاریخ،۳/۴۱۵)

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب!   صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

12 مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام "ہفتہ وار مَدَنی مذاکرہ"

اے عاشقانِ رسول! نماز و تلاوت سے محبت کا جذبہ پانے اور دعا و استغفار کا معمول بنانے کی عادت اپنانے کے لئے ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں حصہ لیجئے۔ ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام **"مَدَنی مذاکرہ"** بھی ہے۔☆اَلْحَمْدُ لِلّٰہ "مَدَنی مذاکرے" دیکھتے، سُنتے رہنے کی بَرَکت سے شَرعی مُعامَلات میں اِحتیاط کرنے کا ذِہن نصیب ہوتا ہے،☆عاشقانِ رسول کی صُحبت مُیَسَّر آتی ہے،☆عمل کا جَذبہ بڑھتا ہے،☆گناہوں سے نفرت پیدا ہوتی ہے،☆دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں اِستقامت نصیب ہوتی ہے،☆عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک **"دعوتِ اسلامی"** کے مَدَنی کاموں کے بارے میں معلومات ملتی ہیں،☆مَدَنی مذاکرہ عِلمِ دِین کی ترقّی کا باعث ہے،☆امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی زندگی کے سینکڑوں بلکہ ہزاروں تجربات سے تربیت حاصِل کرنے کا بہترین ذریعہ ہے،☆مَدَنی مذاکرے میں دِینی معلومات ملنے کے ساتھ ساتھ اَخلاقی تربیت بھی ہوتی ہے،☆امیرِ اَہلُسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے کئے گئے مُختلف سُوالات کے دِلچسپ جوابات کی صُورت میں عِلمِ دِین حاصل ہوتا ہے اور عِلمِ دِین کی فضیلت کے بھی کیا کہنے کہ

ایک ہزار نوافل سے افضل

حضرت ابُو ذَر غِفاری رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: حضور پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے مجھ سے ارشاد فرمایا: اے ابوذر! تمہارا اس حال میں صُبح کرنا کہ تم نے اللہ کریم کی کتاب سے ایک آیت سیکھی ہو، یہ تمہارے لئے سو (100) رکعتیں نفل پڑھنے سے بہتر ہے اور تمہارا اس حال میں صبح کرنا کہ تم نے عِلْم کا ایک باب سیکھا ہو، جس پر عمل کیا گیا ہو یا نہ کیا گیا ہو، تو یہ تمہارے لئے ہزار (1000) رکعت نوافل پڑھنے سے بہتر ہے۔ (ابن ماجه، کتاب السنة، ۱۴۲/۱، حدیث: ۲۱۹)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! کئی اسلامی بھائی مَدَنی مذاکرے کی بَرَکت سے اپنی گُناہوں بھری زِندگی سے توبہ کر چکے ہیں۔ لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم خود بھی ہر ہفتے **"مَدَنی مُذاکرہ"** دیکھنے کو یقینی بنائیں اور دُوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی مدنی مُذاکرہ دیکھنے کی دعوت دیتے رہیں۔ ہفتہ وار مَدَنی مذاکرے کے علاوہ مختلف مواقع پر بھی مَدَنی مذاکروں کا سلسلہ ہوتا ہے، مثلاً مُحَرَّمُ الْحَرَام کے **10 مَدَنی مذاکرے**، ماہِ ربیعُ الاوّل (بارہویں شریف) کے **12 مَدَنی مذاکرے**، ماہِ ربیعُ الاخر (گیارہویں شریف) کے **11 مَدَنی مذاکرے**، ماہِ رَمضان میں روزانہ 2 مَدَنی مذاکرے، ماہِ ذُوالْحِجَّۃِ الْحَرام کے **10 مَدَنی مذاکرے** وغیرہ۔

آیئے! بطورِ ترغیب **"مَدَنی مذاکرہ"** سننے کی بَرَکت سے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہونے والے شخص کا واقعہ سُنتے ہیں، چنانچہ

عشقِ مُصْطَفٰے سے دل روشن ہو گیا

پاکستان کے ایک اسلامی بھائی سُنّتوں سے دور فیشن کے نشے میں گم تھے، نئے فیشن والے لباس پہننا، فضولیات میں اپنے قیمتی لمحات ضائع کرنا ان کا معمول تھا۔ ذِکرِ الٰہی سے بالکل غافل ہو چکے تھے، نیکیوں بھری زندگی گزارنے کا ذہن کچھ یوں بنا کہ ایک بار انہیں **"مَدَنی مذاکرہ"** سُننے کی سعادت مل

گئی،اس کی بَرَکت سے ان کی زندگی کا رُخ ہی بدل گیا۔امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے آسان انداز میں بیان کی جانے والی ڈھیروں ڈھیر معلومات کا **"اَنمول خزانہ"** لُوٹنے کا سنہری موقع ملا،خوفِ خدا اور عشقِ مُصْطَفٰے کی کرنوں سے ان کا دل روشن ہوگیا،پچھلی زندگی پر شرمندگی ہونے لگی،لہٰذا انہوں نے بقیہ زندگی کو غنیمت جانتے ہوئے فیشن (Fashion) کی نحوست سے جان چھڑائی،سُنّتوں پر عمل کرنے اور نمازوں کی پابندی کا پختہ ارادہ کرلیا،سر پر عمامہ شریف سجالیا،داڑھی شریف سے چہرہ سجالیا اور نیکیوں پر استقامت پانے کے لئے عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہوگئے۔ جبکہ نیکی کی دعوت کی دھومیں مچانے کیلئے ہر ماہ 3 دن کے قافلے میں سفر کرنا اِن کا مَعْمُول بن گیا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ رسول! ہم امامِ حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی عبادات کے واقعات سُن رہے تھے، جس طرح آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرائض و واجبات کے پابند ہونے کے ساتھ ساتھ کثرت سے نفل نمازیں ادا کیا کرتے تھے،اسی طرح آپ کثرت سے صدقہ و خیرات بھی کرتے،غریبوں اور مسکینوں کی مدد بھی کرتے تھے۔ایسا کیوں نہ ہوتا کہ آپ تو اَہلِ بیت عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے سخی گھرانے کے چشم و چراغ (Son) ہیں، لہٰذا سخاوت اور راہِ خدا میں خرچ کرنے میں کسی سے پیچھے نہ رہتے، آپ کی ذات میں صَدَقہ و خَیرات کا جذبہ اِس قدر کُوٹ کُوٹ کر بھرا ہوا تھا کہ بسا اَوقات تو اپنی ضروریات کو اپنے مسلمان بھائی کی ضرورت پر بھی قُربان کر دِیا کرتے تھے، چنانچہ

کریم ہو تو ایسا

ایک مرتبہ ایک شخص نے حضرت امامِ حُسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنی تنگ دستی اور محتاجی کی شکایت کی، آپ نے فرمایا: تھوڑی دیر بیٹھ جاؤ! ہمارا وظیفہ (حِصّہ) آنے والا ہے، جیسے ہی وظیفہ پہنچے گا ہم آپ کو رُخصت کر دیں گے۔ ابھی کچھ ہی دیر گزری تھی کہ حضرت امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی طرف سے ایک ایک ہزار (1000) دِینار کی پانچ (5) تھیلیاں آپ کی بارگاہ میں پیش کی گئیں۔ نُمائندے نے عرض کی: حضرت امیرِ معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے معذرت کی ہے کہ یہ تھوڑی سی رقم ہے، اسے قبول فرما کر غریبوں میں تقسیم فرما دیجئے۔

حضرت امامِ حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے ساری رقم اس غریب آدمی کے حوالے کر دی اور اس سے معذرت بھی فرمائی کہ آپ کو انتظار کرنا پڑا۔ (کشف المحجوب، باب فی ذکر آئمتہم من اہل البیت، ص ۷۷)

اے عاشقانِ امامِ حسین! بیان کردہ واقعے سے دو باتیں معلوم ہوئیں:

(1) حضرت امامِ حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ صدقہ و خیرات کرنے اور غریبوں، تنگدستوں، محتاجوں اور حاجت مندوں کی مدد کرنے کے عادی تھے جیسا کہ ابھی ہم نے سُن کہ آپ نے ساری رقم فوراً اس غریب و محتاج کو عطا فرما دی، مگر افسوس! اب ہم کنجوسی سے کام لیتے ہوئے صَدَقہ و خَیرات کرنے کے معاملے میں سُستی کرتے ہیں، اگر کوئی حاجت مند آ بھی جائے تو کاروبار یا روزگار کے حوالے سے شکوے شکایات کا ڈھیر لگاتے اور جھوٹ کا سہارا لیتے ہوئے اس کی مدد نہیں کرتے، بالفرض اگر کبھی کسی کی مدد کرنے کی توفیق مل بھی جائے تو عزت و شہرت کی محبت اور ریاکاری کی آفت میں مُبْتَلا ہو کر تصویریں بنواتے اور پھر اس کو سوشل میڈیا پر اَپ لوڈ کر کے لوگوں کی طرف سے اپنی واہ واہ کروانے جیسی بُری عادت میں مُبْتَلا ہونے کی خواہش جوش مارتی ہے۔

یاد رکھئے! صَدَقہ و خَیرات کرنے سے بظاہر تو مال میں کمی واقع ہوتی ہے، لیکن حقیقت میں برکت ہی برکت ہوتی ہے، جیسا کہ

صدقہ دینے سے مال کم نہیں ہوتا

نبیِّ آخر الزماں صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمان ہے: مَانَقَصَ مَالٌ مِنْ صَدَقَۃٍ یعنی صَدَقہ دینے سے مال کم نہیں ہوتا۔ (معجم اوسط، من اسمہ احمد، ۱/۶۱۹، حدیث: ۲۲۷۰)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بیان کردہ حدیثِ پاک سُن کر اُمید ہے اس وسوسے کی کاٹ ہوگئی ہوگی کہ صدقہ دینے سے مال کم پڑ جاتا ہے، لہٰذا جب بھی موقع ملے، کم کی گنجائش ہو یا زیادہ کی ہمیں صدقہ دینے کے معاملے میں کنجوسی کا مظاہرہ نہیں کرنا چاہئے۔

دوسری بات

اے عاشقانِ رسول! واقعے سے دوسری بات یہ معلوم ہوئی! حضرت امامِ حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عاجزی واِنکساری کے پیکر تھے، تبھی تو تھوڑی سی تاخیر ہونے پر اس شخص سے معافی مانگی، حالانکہ آپ کے لئے معافی مانگنا ضروری نہیں تھا، مگر پھر بھی معافی مانگی، جبکہ اگر ہم اپنی حالت پر غور کریں تو عاجزی و اِنکساری تو دُور کی بات، ہم غلطیاں (Mistakes) کرنے کے باوجود بھی معافی نہیں مانگتے اور ہٹ دھرمی کرتے ہوئے یوں کہتے سنائی دیتے ہیں کہ **بھائی ہم تو شریفوں کے ساتھ شریف اور بدمعاشوں کے ساتھ بدمعاش ہیں، جو ہم سے جھگڑا کرے گا ہم اس کو نہیں چھوڑیں گے، جو ہمیں ایک بات سُنائے گا، ہم اُسے 10 باتیں سُنائیں گے، جو ہمیں تکلیف پہنچائے گا، ہم اس کا جینا حرام کردیں گے**، جبکہ ہمارے بزرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِم اَجْمَعِین تو بدتمیزی کرنے والوں کے ساتھ بھی اچھے اَخلاق سے پیش آتے

تھے، غلطی نہ ہونے کے باوجود بھی معافی مانگ لیتے تھے، گالیاں بکنے والوں کو بھی دعائیں دیتے تھے، دل دُکھانے والوں کے ساتھ بھی معاف کرنے والا معاملہ کرتے تھے، ایک طرف تو ان اللہ والوں کا کردار ہمارے سامنے ہے جبکہ دوسری جانب ان لوگوں کا حال ہے جو بِلاوجہِ شرعی لوگوں کا دل دکھاتے ہیں، جان بوجھ کر لوگوں کو تکلیفیں دیتے ہیں، لوگوں کی غیبتیں کرتے ہیں، ناحق لوگوں کی چیزیں ہڑپ کر جاتے ہیں، ہنسی مذاق کرنے والوں کو گالیاں دیتے ہیں، لوگوں سے بدلہ لینے کے مواقع تلاش کرتے ہیں۔ وغیرہ

لہٰذا وہ لوگ جو ان آفات میں مبتلا ہیں انہیں چاہئے کہ وہ ان بُری عادات کو چھوڑ کر اپنے بزرگوں کے نقشِ قدم پر چلیں، معافی، بُردباری، برداشت اور عاجزی وانکساری کی عادات کو اپنائیں، کیونکہ عاجزی وانکساری کی عادات رکھنے والے سب کے پسندیدہ بن جاتے ہیں جبکہ تکبُّر اور بات بات پر لڑنے جھگڑنے کے لئے تیار ہو جانے والوں سے لوگ نفرت کرنے لگتے ہیں، لہٰذا

مجلس نشرواشاعت

اے عاشقانِ رسول! تکبر سے پیچھا چھڑائیے، عاجزی اپنائیے اور عاجزی کا ذہن پانے کے لئے عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول کو مضبوطی سے تھام لیجئے، اَلْحَمْدُ لِلّٰه عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی عِلْمِ دین پھیلانے اور اُمّتِ محبوب کی خیر خواہی کا جذبہ لئے خدمتِ دین کے 108 سے زائد شعبہ جات میں مصروفِ عمل ہے جن میں سے ایک **"مجلسِ نشرواشاعت"** بھی ہے۔ اس شعبہ کا قیام 7 ربیع الاول ۱۴۲۷ھ 6 مئی بمطابق 2006ء میں امیرِ اَہلسنّت حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُهُمُ الْعَالِیَه اور دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کی

خصوصی اجازت سے ہوا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اس شعبے نے ہزاروں کتابیں علمائے کرام، پروفیسرز، جامعات اور لائبریریز تک پہنچانے کی سعادت حاصل کی ہے۔ ماہناموں کے ایڈیٹرز اور دیگر عُلَمائے کرام سے روابط کو مضبوط رکھتے ہوئے انہیں امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ اور المدینۃ العلمیۃ کی شائع ہونے والی کُتب اور ماہنامہ فیضانِ مدینہ روانہ کئے جاتے ہیں۔ اللہ کریم **"مجلسِ نشرو اشاعت"** کو مزید ترقیاں عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

تعظیمِ سادات کے آداب

اے عاشقانِ رسول! آیئے! ساداتِ کرام کی تعظیم کے بارے میں چند آداب سُننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ پہلے 2 فرامینِ مُصْطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سنتے ہیں: (1) فرمایا: جو میرے اَہلِ بَیْت (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُم) میں سے کسی کے ساتھ اچھا سُلوک کرے گا، میں قِیامت کے دن اِس کا بدلہ اُسے عطا کروں گا۔ (جامع صغیر، ص۵۳۳، حدیث: ۸۸۲۱) (2) فرمایا: جو شخص حضرت عَبْدُ الْمُطَّلِب کی اَوْلاد میں سے کسی کے ساتھ دُنیا میں بھلائی کرے اُس کا بدلہ دینا مجھ پر لازِم ہے جب وہ قِیامت کے دن مجھ سے مِلے گا۔ (تاریخ بغداد، ۱۰/۱۰۲، حدیث: ۵۲۲۱) ☆ساداتِ کرام کی تعظیم فرض ہے اور اُن کی توہین حرام۔ (کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب، ص۲۷۷) ☆ساداتِ کرام کی تعظیم و تکریم کی اَصل وجہ یہی ہے کہ یہ حضرات نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے جسمِ اَطہر کا ٹکڑا ہیں۔ (سادات کرام کی عظمت، ص۷) ☆مَدَنی آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعظیم و توقیر میں سے یہ بھی ہے کہ وہ تمام چیزیں جو رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے نسبت رکھتی ہیں ان کی تعظیم کی جائے۔ (اَلشِّفا، الباب الثالث فی تعظیم امرہ، فصل ومن إعظامه...الخ،

ص ۵۲ :الجزء:۲)۔(سادات کرام کی عظمت، ص۸)☆تعظیم کیلئے نہ یقین دَرْکار ہے اور نہ ہی کسی خاص سند کی حاجت لہٰذا جو لوگ سادات کہلاتے ہیں ان کی تعظیم کرنی چاہیے۔(سادات کرام کی عظمت، ص۱۴)

﴿اعلان:﴾

تعظیمِ سادات کے بقیہ آداب حلقوں میں بیان کیے جائیں گے لہٰذا ان کو جاننے کے لئے تربیتی حلقوں میں ضرور شرکت کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنَّتوں بھرے اِجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دعائیں

﴿1﴾شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِالْعَظِیْمِ الْجَاهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا:جو شخص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی درمیانی رات)اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا مَوت کے وَقْت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم اُسے قَبْر میں اپنے رَحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔[1]

[1] ...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ السادسۃ والخمسون، ص ۱۵۱ ملخصًا

﴾2﴿ تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

حضرت انس رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے روایت ہے، تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو شَخْص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔[1]

﴾3﴿ رَحمت کے سَتّر دروازے

صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو اُس پر رَحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔[2]

﴾4﴿ چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللہ

حضرت اَحْمد صاوِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بَعْض بُزرگوں سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔[3]

﴾5﴿ قُربِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

---

1 ... افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاة الحادیة عشرة، ص ۶۵

2 ... القول البدیع، الباب الثانی، ص ۲۷۷

3 ... افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاة الثانیة والخمسون، ص ۱۴۹

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَهٗ

ایک دن ایک شخص آیا تو حُضُورِ اَنْور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ واٰلِهٖ وَ سَلَّمَ نے اُسے اپنے اور صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ کے درمیان بِٹھا لیا۔ اِس سے صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُم کو تَعَجُّب ہوا کہ یہ کون ذِی مَرتبہ ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ واٰلِهٖ وَ سَلَّمَ نے فرمایا: یہ جب مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

﴿6﴾ دُرُودِ شَفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ واٰلِهٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالیشان ہے: جو شخص یوں دُرُودِ پاک پڑھے، اُس کے لیے **میری شفاعت واجب** ہو جاتی ہے۔[2]

﴿1﴾ ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَزَی اللّٰہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُهٗ

حضرتِ ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمَا سے رِوایت ہے، سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ واٰلِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے ستّر فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔[3]

﴿2﴾ گویا شبِ قدر حاصل کرلی

---

1 ... القول البدیع، الباب الاول، ص ۱۲۵

2 ... الترغیب والترھیب ج ۲ ص ۳۲۹، حدیث ۳۱

3 ... مجمع الزوائد، کتاب الادعیة، باب فی کیفیة الصلاة... الخ، ۱۰/۲۵۴، حدیث: ۱۷۳۰۵

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شَبِ قَدْر حاصل کرلی۔[1]

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ، سُبْحٰنَ اللهِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ

(خُدائے حلیم و کریم کے سِوا کوئی عِبادت کے لائق نہیں، اللہ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پروردگار ہے۔)

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّد

ہفتہ وار اجتماع کے حلقوں کا شیڈول (بیرون ملک)، 27 اگست 2020ء

(1): سنّتیں اور آداب سیکھنا: 5 منٹ، (2): دعا یاد کرنا: 5 منٹ، (3): غور و فکر: 5 منٹ، **کُل دورانیہ 15 منٹ**

تعظیمِ سادات کے بقیہ آداب

☆جو واقع (حقیقت) میں سیِّد نہ ہو اور جان بوجھ کر سیّد بنتا ہو وہ لعنت کیا گیا ہے، نہ اس کا فرض قبول ہو نہ نفل۔ (سادات کرام کی عظمت، ص۱۶) ☆اگر کوئی بد مذہب سیِّد ہونے کا دعویٰ کرے اور اُس کی بدمذہبی حدِّ کفر تک پہنچ چکی ہو تو ہرگز اس کی تعظیم نہ کی جائے گی۔ (سادات کرام کی عظمت، ص۱۷) ☆سادات کی تعظیم حضورِ اَقدس صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعظیم ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، ۲۲/۴۲۳، ماخوذاً)۔ (سادات کرام کی عظمت، ص۸) ☆اُستاد بھی سیِّد کو مارنے سے پرہیز کرے۔ (کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب، ص۲۸۴) ☆ساداتِ کرام کو ایسے کام پر مُلازم رکھا جاسکتا ہے جس میں ذِلّت نہ پائی جاتی ہو

[1]... تاریخ ابنِ عساکر، ۱۵۵/۱۹، حدیث: ۴۴۱۵

البتہ ذِلّت والے کاموں میں انہیں ملازم رکھنا جائز نہیں۔(سادات کرام کی عظمت، ص ۱۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

☆اذان واقامت کے درمیان وقفہ میں پڑھنے کی دُعا

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع کے شیڈول کے مطابق "اذان واقامت میں وقفہ میں پڑھنے کی دعا" یاد کروائی جائے گی۔وہ دُعا یہ ہے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ

ترجمہ: الٰہی میں تجھ سے عافیّت مانگتا ہوں دنیا و آخرت کی۔

(ابن ماجه، کتاب المناسک، باب: فضل الطواف، ۴۳۹/۳، حدیث: ۲۹۵۷)

(خزینۂ رحمت، ص ۹۵، ۹۶)

رسولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اَلدُّعَاءُ لَا یُرَدُّ بَیْنَ الْاَذَانِ وَالْاِقَامَةِ یعنی اذان اور اقامت کے درمیان دعا رد نہیں کی جاتی۔ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی، یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ہم کیا دعا مانگا کریں؟ ارشاد فرمایا: سَلُوا اللّٰهَ الْعَافِيَةَ فِى الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ یعنی اللہ پاک سے دنیا و آخرت میں عافیت کا سُوال کیا کرو۔

(ترمذی، احادیث شتی، باب فی العفو العافیة (ت: تابع ۱۳۱)، ۳۴۲/۵، حدیث: ۳۶۰۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

☆اجتماعی غوروفکر کا طریقہ (72 مدنی انعامات)

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: (آخرت کے معاملے میں) گھڑی بھر غور و فکر کرنا 60 سال کی

عبادت سے بہتر ہے۔(جامع صغیرللسیوطی،ص۳۶۵،حدیث:۵۸۹۷)

آیئے!مَدَنی انعامات کارسالہ پُر کرنے سے پہلے ”اچھی اچھی نیتیں“کرلیجئے۔

(1)رِضائے الٰہی کے لئے خود بھی مَدَنی انعامات کے رِسالے سے غوروفکر(یعنی اپنامحاسبہ)کروں گااور دوسروں کو بھی ترغیب دوں گا۔

(2)جن مَدَنی انعامات پر عمل ہوااُن پر اللہ پاک کی حمد(یعنی شکر)بجالاؤں گا۔

(3)جن پر عمل نہ ہوسکااُن پر افسوس اورآئندہ عمل کرنے کی کوشش کروں گا۔

(4)گناہوں سے بچانے والے کسی مَدَنی انعام پر خدانخواستہ عمل نہ ہواتوتوبہ واستغفار کے ساتھ ساتھ آئندہ گناہ نہ کرنے کاعہد کروں گا۔

(5)بلاضرورت اپنی نیکیوں(مثلاً فُلاں فُلاں یااِتنےمَدَنی انعامات پر عمل ہے)کااظہار نہیں کروں گا۔

(6)جن مَدَنی انعامات پربعد میں عمل ہوسکتاہے(مثلاً آج 313بار درود شریف نہیں پڑھے)توبعد میں یاکل عمل کرلوں گا۔

(7)مَدَنی انعامات کارسالہ پُر کرنے کے اصل مقصد(مثلاً خوفِ خدا،تقویٰ،اخلاقیات کی درستی،مَدَنی کاموں میں ترقی وغیرہ)کو حاصل کرنے کی کوشش کروں گا۔

(8)کل بھی مَدَنی انعامات کارسالہ پُر(یعنی غوروفکر)کروں گا۔

(9)رسمی خانہ پُری نہیں بلکہ غوروفکر کے ساتھ مَدَنی انعامات کارسالہ پُر کروں گا۔

آج جن جن مَدَنی انعامات پر عمل کی سعادت پائی،نیچے دیئے گئے خانوں میں صحیح(یعنی اُلٹارائٹ)کانشان اور عمل نہ ہونے کی صورت میں(0)کانشان لگائیے۔

توجہ:اپنے ہی مَدَنی انعامات کے رسالے پر نگاہ رکھتے ہوئے غوروفکر کیجئے۔

☆اجتماعی غوروفکر کاطریقہ(72مَدَنی انعامات)

یومیہ49مَدَنی انعامات:

(1)اچھی اچھی نیتیں کیں؟(2)پانچوں نمازیں تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ باجماعت اداکیں؟(3)ہر نماز کے بعد آیۃُ الکرسی،تسبیحِ

فاطمہ، سورۂ اخلاص پڑھی؟(4)اذان واقامت کا جواب دیا؟(5)313بار درودِپاک پڑھے؟(6)مسلمانوں کو سلام کیا؟(7)آپ اور جی سے گفتگو کی؟(8)جائز بات کے ارادے پر اِن شَآءَاللہ کہا؟(9)سلام اور چھینکنے والے کی حمد پر جواب دیا؟(10)دعوتِ اسلامی کی اصطلاحات استعمال کیں؟(11)بھوک سے کم کھاتے ہوئے پیٹ کا قفلِ مدینہ لگایا؟(12)دو مَدَنی درس دیئے یا سنے؟(13)مدرسۃ المدینہ بالغان پڑھا"یا"پڑھایا؟(14)12منٹ اصلاحی کتاب اور فیضانِ سنت سے ترتیب وار 4صفحات پڑھے یا سُنے؟(15)غور وفکر کی؟(16) صلوٰۃُالتوبہ ادا کی؟(17)چٹائی پر سوئے، سرہانے سنت بکس رکھا؟(18)سنّتِ قَبلیہ اور فرضوں کے بعد والے نوافل ادا کئے؟(19)تہجد، اشراق وچاشت اور اوّابین ادا کی؟(20)تحیۃ الوضو اور تحیۃ المسجد ادا کی؟(21)کنزالایمان سے تین آیات مع ترجمہ وتفسیر تلاوت کی یا سنی ؟(22)دو پر انفرادی کوشش کی؟(23)دو گھنٹے مَدَنی کاموں پر صرف کئے؟(24)اپنے نگران کی اطاعت کی؟(25)مانگ کر چیزیں استعمال تو نہیں کیں؟(26)کسی سے بُرائی صادر ہونے کی صورت میں اصلاح کی؟(27)پردے میں پردہ کیا؟نیز قبلہ کی سمت رُخ کیا؟(28)غصے کا علاج کیا؟(29)فضول سوالات تو نہیں کئے؟(30)نامحرم رشتے داروں / نامحرم پڑوسنوں سے شرعی پردہ کیا؟(31) فلمیں،ڈرامے، گانے باجے سے بچے؟(32)گھر میں مَدَنی ماحول بنانے کی کوشش کی؟(33)تہمت، گالی گلوچ سے بچے؟(34)دوسرے کی بات تو نہیں کاٹی؟(35)صدائے مدینہ لگائی؟(36)آنکھوں کا قفلِ مدینہ لگاتے ہوئے نگاہیں نیچی رکھیں؟(37)دوسروں کے گھروں کے اندر جھانکنے سے بچنے کی کوشش کی؟(38)جھوٹ، غیبت، چغلی، حسد، تکبر، وعدہ خلافی سے بچے؟(39)دن کا اکثر حصہ باوضو رہے؟ (40)مخاطب کے چہرے پر نگاہیں تو نہیں گاڑیں؟(41)وقت پر قرض ادا کیا؟(42)مسلمانوں کے عیوب کی پردہ پوشی کی؟(43)یکساں تعلقات رکھے؟(44)نماز اور دعا میں خشوع وخضوع پیدا کرنے کی کوشش کی؟(45)عاجزی کے ایسے الفاظ تو نہیں بولے جن کی تائید دل نہ کرے؟(46)زبان کا قفلِ مدینہ لگاتے ہوئے اشارے سے اور 4بار لکھ کر گفتگو کی؟(47)ایک بیان یا مَدَنی مذاکرہ آڈیو، ویڈیو یا مدنی چینل 1گھنٹہ 12منٹ دیکھا؟(48)مذاق مسخری، طنز، دل آزاری، قہقہہ لگانے سے بچے؟(49)ضروری گفتگو کم سے کم الفاظ میں کی؟

قفلِ مدینہ کارکردگی

☆لکھ کر گفتگو 12مرتبہ ☆اشارے سے گفتگو 12مرتبہ ☆نگاہیں گاڑے بغیر گفتگو 12مرتبہ ☆قفلِ مدینہ عینک کا استعمال 12منٹ

ہفتہ وار 8مَدَنی انعامات

(51)ہفتہ وار اجتماع میں اول تا آخر شرکت کی؟(52)بعدِ اجتماع 4پر انفرادی کوشش کی؟(53)مریض کی عیادت کی؟(54)علاقائی دورہ میں شرکت کی؟(55)جو پہلے مَدَنی ماحول سے وابستہ تھے مگر اب نہیں آتے ان کو دوبارہ وابستہ کرنے کی کوشش کی؟(56)مسجد اجتماع(ہفتہ وار مدنی مذاکرہ)میں شرکت کی؟(57)مکتوب روانہ کیا؟(58)پیر شریف کا روزہ رکھا؟

دعائے امیرِاہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

یااللہ پاک!جو کوئی سچے دل سے مَدَنی انعامات پر عمل کرے،روزانہ غور وفکر کے ذریعے رسالہ پُر کرے اور ہر

اسلامی ماہ کی پہلی تاریخ کو اپنے ذمہ دار کو جمع کروا دیا کرے، اُس کو اِس سے پہلے موت نہ دینا جب تک یہ کلمہ نہ پڑھ لے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد